14

زر (روپیہ) اور اس کا کردار (رول)

(MONEY AND ITS ROLE)

لفظ ''زر'' (Money) سنتے ہی بہت ساری دلچسپیاں پیدا ہوجاتی ہے۔ آج کل کی مشغول زندگی میں زر نے (یا یہ کہہ لیجیے کہ روپے پیسے نے) بڑا اہم کردار حاصل کرلیا ہے۔ ہمیں اپنی خواہشات کی تشفی کے لیے مختلف قسم کی چیزیں خریدنی ہوتی ہیں۔ اسی طرح مختلف خدمات کے حصول کے لیے بھی ہمیں رقم درکار ہوتی ہے جیسے یہ کہ ہم۔ نقل وحمل، ترسیل، تعلیم، صحت، تفریح، ہوم ڈلیوریز وغیرہ قسم کی خدمات رقم خرچ کرکے ہی حاصل کرسکتے ہیں۔ خریدار کی حیثیت سے ہم اشیا اور خدمات خریدنے کے لیے رقم خرچ کرتے ہیں اور فروخت کنندہ کی حیثیت سے ہم انھیں فروخت کرکے رقم حاصل کرتے ہیں۔ عام طور پر ہم جو رقم ادا کرتے یا وصول کرتے ہیں کاغذ کی کرنسی یا سکوں کی شکل میں ہوتی ہے۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ پرانے زمانے میں لوگ سامان کے بدلے سامان لیا دیا کرتے تھے؟ اسے اشیا تبادلہ نظام یا بارٹر سسٹم (Barter System) کہا جاتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس بارٹر سسٹم کی جگہ زر یا رقم لیتی چلی گئی۔ کیوں؟ ان سب باتوں کو جاننے کے لیے اس سبق کا مطالعہ جاری رکھیں۔

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ درج ذیل باتوں سے واقف ہوسکیں گے:

- بارٹر سسٹم کے معنی سمجھ سکیں گے؛
- سوسائٹی کی زر کی ضرورت پر غور کرسکیں گے؛
- زر کے کام (Function of Money) بیان کرسکیں گے؛
- پیپر کرنسی اور سکوں کو بھی زر کی ہی اقسام جان سکیں گے۔

14.1 بارٹرسسٹم/اشیا تبادلہ نظام (Barter System)

گزرے ہوئے زمانہ میں جب لوگ چھوٹے چھوٹے سماج بنا کر رہتے تھے اور جب اتنی ترقی بھی نہیں تھی جتنی کہ آپ آج دیکھتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کی بارٹرسسٹم کے ذریعہ مدد کیا کرتے تھے یعنی ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے تھے۔ بارٹر سسٹم کے کیا معنیٰ ہیں؟

''بارٹرسسٹم کا مطلب ہے کہ ایک طرح کی اشیا اور خدمات کی دوسری طرح کی اشیا اور خدمات سے تبادلہ۔ بارٹرسسٹم میں رقم شامل نہیں ہوتی۔ جب ایک چیز کے بدلے رقم کے بجائے چیز دے کر تجارت کی جاتی ہے تو ہم اسے بارٹرسسٹم یا اشیا تبادلہ نظام کہتے ہیں''۔

بارٹرسسٹم کی کچھ مثالیں ذیل میں دی جارہی ہیں:

A) پرانے زمانہ میں یوروپ کے تاجر دنیا کے مشرقی حصہ سے ریشم اور عطر کے عوض ریشم اور دستکاری کی چیزوں کا تبادلہ کیا کرتے تھے۔

B) ہندوستان میں بہت سی قبائلی سوسائٹیوں میں مزدوری والی خدمات کا بدلہ کھانے اور مزدوری خدمات سے دیا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر اگر کسی کنبہ کو فصل کاٹنے کے لیے مزدوروں کی ضرورت ہے تو دوسرا کنبہ ان کا ہاتھ بٹانے کے لیے اس وعدہ پر آگے بڑھتا اکہ جب ان کے یہاں فصل کٹے گی تو وہ لوگ بھی اس طرح ان کی مدد کریں گے یا جب ان کے یہاں چھپر یا چھت پڑے گی تو وہ لوگ بھی اس کام میں ہاتھ بٹائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کا دستور ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں بسے ہوئے قبیلوں میں آج بھی موجود ہے۔

C) کسان، دستکار، موچی، بڑھئی وغیرہ کے پیشوں سے وابستہ لوگ اپنی پیدا کردہ چیزوں اور خدمات کا مبادلہ کیا کرتے تھے۔

متن پر مبنی سوالات 14.1

1۔ بارٹرسسٹم کی تعریف بیان کیجیے؟

2۔ بارٹرسسٹم کی دو مثالیں دیجیے؟

14.2 زر کی ضرورت (Need for Money)

جس بارٹرسسٹم کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ اب موجود نہیں ہے۔ آج کی دنیا میں کوئی شخص ایک چیز کے بدلے دوسری چیز نہیں دیتا۔ اشیا اور خدمات خریدنے کے لیے ہر شخص رقم ادا کرتا ہے۔ اس لیے مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ آج بارٹرسسٹم کیوں موجود نہیں ہے؟ زر یا روپے پیسے کی ضرورت کیوں پیدا ہوئی؟ اس کا جواب ان خامیوں میں پوشیدہ ہے جو

بارٹر سسٹم میں موجود تھیں اور جنھیں ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

14.2.1 بارٹر سسٹم کی خامیاں (Demerits of Barter System)

بارٹر سسٹم کی خامیاں ہیں:

1۔ بارٹر سسٹم کی ایک عام خامی ضروریات کی دوہری مطابقت کی کمی (The lack of double coincidence of wants) ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ ضروریات کی دوہری مطابقت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر پہلا شخص دوسرے شخص کے ساتھ چیزوں کا تبادلہ کرنا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ دوسرا شخص بھی اپنی چیزوں کو پہلے شخص کی چیزوں سے بدلنے کا خواہش مند یا ضرورت مند ہو۔ مثال کے طور پر پہلا شخص کپڑوں کا ضرورت مند ہے اور وہ ان کے بدلے چاول دے سکتا ہے (جو اس کے پاس موجود ہیں)۔ یہ اسی وقت ہوسکتا ہے کہ جب دوسرے شخص کے پاس کپڑا موجود ہو اور وہ چاول کا ضرورت مند ہو۔ عملی زندگی میں ایسی حالت پیدا ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی۔ اگر وہ شخص چاول نہ لینا چاہتا ہو جس کے پاس کپڑا ہے تو یہ مبادلہ: یعنی کپڑوں کے بدلے چاول کبھی عمل میں نہیں آئے گا اور دونوں کی ضرورت کی تشفی نہیں ہو پائے گی۔ یہ ضروریات کی دوہری مطابقت کی کمی کی ایک مثال ہے۔ اس طرح بارٹر سسٹم صرف اسی وقت عمل آرا ہوگا جب ضروریات کی دوہری مطابقت موجود ہو۔ دوسری صورت میں یہ کارآمد نہیں ہوگا۔

بارٹر سسٹم سے متعلقہ ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ ایک شخص کو دوسرے ایسے شخص کو تلاش کرنے میں بہت وقت لگتا تھا جو مبادلہ کرنے کے لیے تیار ہو۔ بہرحال پرانے زمانہ میں یعنی انسانی تہذیب کے ابتدائی دور میں یہ ایک بڑی مصیبت ہوا کرتی تھی کیونکہ اسی زمانہ میں نقل وحمل اور ترسیل (Transport and Communication) کی کوئی خاص آسانیاں بھی موجود نہیں تھیں۔

2۔ **تقسیم سامان کی کمی (Lack of Division of Goods):** کچھ چیزیں یا سامان اس قسم کا ہوتا ہے کہ طبعی طور پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ مان لیجیے کہ ایک شخص کے پاس گائے ہے اور وہ کپڑے، خوردنی اجناس وغیرہ کا ضرورت مند ہے۔ تو بتایئے کہ کپڑوں کے عوض گائے کے کتنے حصہ کا تبادلہ کیا جاسکتا تھا اور خوردنی اجناس کے بدلے گائے کے کتنے حصے دیے جاسکتے تھے۔ یہ طے کرنا بڑا مشکل تھا کیونکہ گائے کو ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا تھا۔

3۔ **اشیا کی تقسیم کاری کے عام پیمانہ کی عدم موجودگی (Lack of Divisibility of Goods):** بارٹر سسٹم کے تحت مختلف تجارتی اشیا کی قدروں (values) کو مساوی بنانے (equal) میں بڑی دشواریاں آتی تھیں کیونکہ پیائش کی مشترکہ یا عام اکائی (common unit of measurment) موجود نہ تھی۔ پچھلے پیراگراف کی مثال لیں۔ ایک خاص مقدار میں غذائی اجناس لینے کے لیے گائے کی مطلوبہ مقدار متعین کرنا یا چند گز کپڑے کے عوض گائے کی مقدار

نوٹس

مقرر کرنا بہت ہی مشکل تھا۔ اس کے علاوہ یہ بات مہمل بھی لگتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گائے کسی قدر کی پیائش کرنے کا ایک عام یا مشترکہ پیمانہ قدر نہیں بن سکتی۔ دیگر چیزوں کے ساتھ بھی یہی مسئلہ تھا۔

4۔ بارٹر سسٹم کا ایک دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ ایک شخص کے پاس اپنی تیار کردہ شے کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہونا چاہیے تاکہ وہ روز مرہ کام آنے والی مطلوبہ اشیا سے اپنی اشیا کا مبادلہ کر سکے۔ ایک کسان کی مثال لیں جو گیہوں پیدا کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ گیہوں کی کچھ مقدار تو اپنےتصرف میں لائے گا اور باقی گیہوں کو ذخیرہ کر کے رکھے گا تاکہ وقت ضرورت دوسروں سے مطلوبہ اشیا گیہوں کے عوض لے سکے۔ اگر اسے فرنیچر کی ضرورت ہے تو وہ ایسے بڑھئی کے پاس جائے گا جو گیہوں کے بدلے فرنیچر کی تجارت کے لیے تیار ہو۔ اگر اسے کپڑا درکار ہو تو وہ کپڑا بننے والے کے پاس جائے گا اور اگر وہ تیار ہو تو گیہوں کے عوض کپڑا لے لے گا۔ اس لیے کسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک گودام تعمیر کرے اور پہلے گیہوں کا اسٹاک اس میں رکھے تاکہ ضرورت کے وقت اپنی مطلوبہ اشیا کا اس گیہوں کے عوض لین دین کر سکے۔ لیکن تہذیب کے ابتدائی دور میں گودام تعمیر کرنا اور پھر اس کا رکھ رکھاؤ اپنے آپ میں ایک دشوار کام تھا۔

5۔ آخیر میں بارٹر سسٹم کی ایک بڑی دشواری یہ تھی کہ اگر چیزوں کو طویل عرصہ تک ذخیرہ کر کے رکھا جائے تو ان کی ابتدائی کوالٹی اور قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔ کئی چیزیں جیسے نمک، سبزیاں وغیرہ خراب ہونے والی چیزیں ہیں۔ اس لیے ان چیزوں کو مستقبل میں تجارتی لین دین میں استعمال نہیں کیا جا سکتا اور اسی لیے ان کا ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ لین دین کے مقصد سے کوئی بھی چیز استعمال نہیں کی جا سکتی۔

مذکورہ بالا مسئلوں کی وجہ سے بارٹر سسٹم زیادہ عرصہ تک جاری نہ رہ سکا۔ جیسے جیسے تہذیب انسانی نے ترقی کی ویسے ویسے ہی لوگوں نے اس جانب غور کرنا شروع کر دیا کہ کوئی ایسا عام ذریعہ مبادلہ ہونا چاہئے جسے آسانی سے لایا لے جایا جا سکتا ہو اور آسانی سے اس کا ذخیرہ بھی کیا جا سکتا ہو اور جسے اشیا کی قیمت ظاہر کرنے میں استعمال کیا جا سکتا ہو۔ اس طرح زر (رقم) وجود میں آیا۔ چنانچہ بارٹر سسٹم کی ناکامی زر کی ضرورت کا سبب بنی۔

متن پر مبنی سوالات 14.2

1۔ ضروریات کی دوہری مطابقت کیا ہے؟

2۔ بارٹر سسٹم سے جڑی ہوئی دو دشواریاں بتائیے؟

14.3 زر کی تعریف اور کام (Definition and Function of Money)

زر (رقم، روپیہ پیسہ) کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ یہ وہ چیز ہے جسے مبادلہ کے ذریعہ کے طور پر (As a medium of exchange) مختلف سماج عام طور پر قبول کرتے ہیں اور جو اکاؤنٹ (کھاتہ) کی اکائی کے طور پر کام کرتی ہے، جس کی ایک قدر ہوتی ہے اور جسے قرض اتارنے میں کام میں لایا جا سکتا ہے۔

نوٹس

زر کی تعریف سے ہی اس کے کام بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ ذیل میں دیے گئے ہیں:

1۔ مبادلہ کا ذریعہ (Medium of Exchange)

زر کا بنیادی کام یہ ہے کہ یہ مبادلہ کے ذریعہ (Medium of) کا کام انجام دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ لوگ زر کے عوض اشیا اور خدمات فروخت کر سکتے ہیں۔ جو شخص بیچتا ہے وہ رقم یا زر وصول کرتا ہے اور جو شخص کسی چیز کو بیچنے والے سے خریدتا ہے وہ رقم ادا کرتا ہے

مثال: آپ ایک پین خریدنے کے لیے 10 روپے ادا کرتے ہیں۔ بیچنے والا پین بیچ کر آپ سے 10 روپے وصول کرتا ہے۔ اس طرح پین کو 10 روپیوں سے بدل لیا جاتا ہے۔

2۔ پیمانہ قدر (Measure of Value)

زر یا رقم کا ایک دوسرا بنیادی کام یہ ہے کہ یہ شمار کی اکائی (Unit of account) یا مشترکہ پیمانہ قدر (Common Measure of Value) کے طور پر خدمت انجام دیتا ہے۔ کسی بھی شے کی قدر اس طرح نکالی جاتی ہے کہ اس کی قیمت کو بازار میں فروخت کردہ مقدار سے ضرب کر دیا جاتا ہے۔ اب کیونکہ قیمت کو زری اکائیوں میں ظاہر کیا جاتا ہے اس لیے شے کی قیمت کو بھی زری اصطلاح (Monetary term) میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

مثال: مان لیجیے کہ چاول کی قیمت 20 روپے فی کلوگرام ہے۔ چاول کے ایک کٹے کا وزن 25 کلوگرام ہے تو ایک کٹا چاول کی قدر=20X25 =500 روپے۔

3۔ ذخیرۂ قدر (Store of Value)

زر، دراصل، ذخیرۂ قدر کی طرح کا کام بھی انجام دیتا ہے۔ کیسے؟ مبادلہ کے ذریعہ کے طور پر اشیا خریدنے کے لیے آپ زر (رقم) ادا کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آپ کے پاس رقم ہے تو آپ کے پاس اشیا یا کوئی خدمت خریدنے کی قوت بھی موجود ہے۔ اس لیے زر میں قوت خرید موجود ہوتی ہے۔ کسی شے کی قدر اس قوت خرید میں پنہاں ہوتی ہے۔ اس طرح کسی شے کی قدر بلاواسطہ پر اس زر میں ذخیرہ رہتی ہے جو آپ کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح فروخت کنندہ کے طور پر آپ زر وصول کرتے ہیں جس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ جو سامان آپ فروخت کرتے ہیں اس کی قدر زر کے ذریعہ واپس آتی ہے۔

مثال: سشیلا کے پاس کچھ آم تھے جو اس نے ایک خریدار کے ہاتھوں 250 روپے میں فروخت کر دیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 250 کی قدر کا مبادلہ ہوا۔ جس خریدار نے وہ آم خریدے اس کے پاس بطور قدر 250 روپے ادا کرنے کی قوت خرید موجود ہے۔ اس لیے فروخت کنندہ کی حیثیت سیسشیلا نے جو رقم وصول کی اس میں 250 روپے کی قدر کا ذخیرہ موجود تھا۔ سشیلا آموں کو ذخیرہ کر کے نہیں رکھ سکتی تھی مگر وہ یقینی طور پر اس زر کو ذخیرہ ضرور کر سکتی ہے جس میں 250 روپے

کی قدر کا ذخیرہ موجود ہے۔

4۔ مستقبل میں ادائیگیاں کرنا (Making Payments in Future)

ہم سب ادھار دینے اور ادھار لینے کے مشغلوں سے وابستہ رہتے ہیں۔ مان لیجیے کہ آپ کے دوست کے پاس اس وقت رقم موجود نہ ہو اور وہ آپ سے کتاب خریدنے کے لیے 300 روپے دینے کی فرمائش کرتا ہے اور وہ یہ وعدہ بھی کرتا ہے کہ وہ یہ رقم آپ کو ایک ہفتہ کے بعد لوٹا دے گا۔ اگر آپ اس پر راضی ہو جاتے ہیں اور اسے رقم دے بھی دیتے ہیں تو آپ ادھار دینے والے کہلائیں گے اور آپ کا دوست قرض لینے والا۔ قرض دینے والے کی حیثیت سے آپ اس رقم پر کچھ سود (یا منافع) بھی لے سکتے ہیں جو آپ نے اپنے دوست کو دی ہے۔ اگر آپ کچھ بھی سود نہ لیں تو آپ کا دوست ایک ہفتہ بعد صرف 300 روپے ہی لوٹائے گا۔ اگر آپ اس رقم پر ایک روپیہ کا سود لیں تو وہ آپ کو ایک ہفتہ بعد 301 روپے لوٹائے گا۔ آپ کے دوست کی طرح ہی بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی موجودہ ضرورتوں کی تشفی کے لیے زر قرض لینا چاہتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ یہ رقم، قرض دینے والے شخص کے ساتھ کیے جانے والے معاہدہ کے تحت، بمع سود مستقبل کی فلاں تاریخ کو واپس کر دیں گے۔ مستقبل میں کی جانے والی اس ادائیگی کو صرف زر (رقم) کی شکل میں ہی قبول کیا جائے گا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ادھار لینے والے شخص نے چند مخصوص حالات کے تحت ادائیگی ملتوی کر دی ہے۔ اس طرح یہاں زر نے ایک التوا میں رکھی گئی ادائیگی کے معیار (Standard of deferred payment) کی حیثیت سے کام انجام دیا ہے۔ یہاں تھوڑی دیر کے لیے ہم یہ سوچ لیتے ہیں کہ اگر آپ کا دوست آپ کو 300 یا 301 روپے دینے کے بجائے آپ کی رقم سے خریدی ہوئی وہ کتاب واپس کرنا چاہے تو کیا آپ اسے قبول کر لیں گے؟ بہت زیادہ امکان یہ ہے کہ آپ سے قبول نہیں کریں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ہفتہ بعد اس کتاب کی قدر میں کمی آ سکتی ہے کیونکہ وہ اب نئی کتاب نہیں رہ گئی ہے۔ مگر رقم یا زر مستقبل میں ہمیشہ قابل قبول رہے گی کیونکہ اس میں قدر جمع ہو گئی ہے۔

متن پر مبنی سوالات 14.3

1۔ ''مبادلہ کا ذریعہ'' کی تعریف کیجیے؟

2۔ شے کی قدر کا مفہوم بتائیے؟

14.4 زر (رقم) کی اقسام (Types of Money)

14.4.1 کاغذی کرنسی اور سکے (Paper Currency and coins)

زر یا رقم کیسی نظر آتی ہے؟ زر کی شکل کیسی ہوتی ہے؟ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ رقم کی شکل بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ آپ نے تاریخ کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ بادشاہوں کے زمانہ میں لوگ تجارت میں سونے، چاندی اور تانبہ وغیرہ کے

سکے استعمال کیا کرتے تھے۔ اس سے بھی قبل، پرانے زمانہ میں کچھ علاقوں میں لوگوں کے پاس مویشیوں ،نمک وغیرہ کی شکل میں رقم موجود ہوا کرتی تھی۔

آج اشیا اور خدمات کی خرید وفروخت کے لیے کسی کے پاس بھی مویشی یا نمک نہیں ہوتا۔ مویشی رکھنا قابل عمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے لیے لمبی چوڑی جگہ اور ایک خاص ماحول درکار ہوتا ہے۔ نمک خراب ہونے والی شے ہے اور مبادلہ کے مقصد سے اسے کافی لمبے عرصہ تک ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے اب سینکڑوں برس کے تجربات کے بعد لوگوں نے رقم کو کاغذی کرنسی (کاغذی نوٹوں) اور سکوں کی شکل میں رکھنا شروع کردیا ہے۔ ہندوستان میں 1000,500, 100, 50, 20, 10, 5, 2, 1 کی اکائیوں کی قدر کے کاغذی نوٹ موجود ہیں۔ عام طور پر انہیں کرنسی نوٹ کہا جاتا ہے۔ اوران کو روپیہ یا روپے بھی کہا جاتا ہے۔ روپے کی علامت ₹ ہے۔

خریدار یا فروخت کرنے والا جو رقم ادا کرتا یا وصول کرتا ہے وہ کرنسی نوٹ کی شکل میں ہوتی ہے۔ نسبتاً کم ادائیگی کے لیے ہمارا پاس پیسوں کے سکے بھی ہوتے ہیں جیسے 50 پیسے جہاں 50 پیسے نصف روپے کے برابر ہوتے ہیں۔ اب تو 10 روپے کے سکے بھی ہندوستان میں چلنے لگے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو کرنسی نوٹ یا سکے چل رہے ہیں ان کی گارنٹی (ضمانت) حکومت ہند نے دے رکھی ہے۔ ورنہ کوئی بھی انھیں بنا کر ان کا غلط استعمال کرسکتا ہے۔

یاد رکھیں کہ ہندوستان کے کرنسی نوٹ اور سکے ہندوستان میں ہی قانونی طور پر قابل قبول ہیں دوسرے ممالک میں نہیں۔ ہر ملک کی اپنی کرنسی ہوتی ہے۔ اگر آپ کسی دوسرے ملک میں گھومنے پھرنے جاتے ہیں تو پھر آپ کو ہندوستانی کرنسی کا اسملک کی کرنسی میں مبادلہ کرنا ہوتا ہے جہاں آپ جارہے ہوں۔ ذیل میں کچھ ممالک کی کرنسیوں کے نام دیے گئے ہیں۔

A) USA کی کرنسی کو ڈالر کہتے ہیں اوراس کی علامت $ ہے۔

B) یوروپ کی کرنسی یورو کہلاتی ہے اوراس کی علامت € ہے۔

C) یونائیٹڈ کنگڈم کی کرنسی پاؤنڈ کہلاتی ہے اوراس کی علامت £ ہے۔

D) جاپان کی کرنسی ین ہے اوراس کی علامت ¥ ہے۔

متن پر مبنی سوالات 14.4

1۔ کرنسی نوٹ کا مطلب بتائیے؟

مشغلہ

فرانس، جرمنی، چین، برازیل کی کرنسیوں کے نام کی فہرست بنائیے۔

آپ نے کیا سیکھا

- زر کی ایجاد سے پہلے لوگ چیزوں کے بدلے چیزیں بدلا کرتے تھے جسے بارٹر سسٹم کہا جاتا تھا۔
- بارٹر سسٹم میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا تھا جیسے یہ کہ مشترکہ پیمانۂ قدر کی ناموجودگی، ضروریات کی دوسری مطابقت کی کمی، دوسری چیزوں سے مبادلہ کرنے کے لیے اشیا کو ذخیرہ کرنے کے لیے جگہ کی کمی وغیرہ۔ اس کی وجہ سے ہی انسانی سوسائٹی ''زر'' ایجاد کرنے کی طرف مائل ہوئی۔
- زر کے کام میں مبادلہ کا ذریعہ ہونا، قدر کا پیمانہ ہونا، قدر کا ذخیرہ اور مستقبل میں کی جانے والی ادائیگوں کا ذریعہ ہونا جیسی باتیں شامل ہیں۔
- زر کا مبادلہ کاغذی نوٹوں اور سکوں کی شکل میں کیا جاتا ہے۔

اختتامی مشق

1۔ بارٹر سسٹم کے کام کرنے کے طریقہ کو بیان کیجیے؟

2۔ بارٹر سسٹم کی خامیاں بیان کیجیے؟

3۔ زر کی تعریف کیجیے اور اس کے تین کام بتائیے؟

4۔ ہندوستان میں رائج کرنسی نوٹوں پر ایک مختصر نوٹ تحریر کریں؟

متن پر مبنی سوالات کے جوابات

14.1

1۔ چیز کے بدلے چیز کو بارٹر سسٹم کہا جاتا ہے۔

2۔ (i) 5 کلوگرام چینی کے بدلے 10 کلوگرام گیہوں۔

(ii) ایک جوڑی جوتوں کے لیے 8 کلوگرام چاول۔

14.2

1۔ دو لوگوں کے درمیان آپس میں کی جانے والے چیزوں کا تبادلہ۔

2۔ (i) ضرورتوں کی دوہری مطابقت کی کمی (ii) قدر کے ذخیرہ کی کمی۔

نوٹس

14.3

1۔ ہر وہ چیز جسے عام طور پر چیزوں کی خرید وفروخت کے لیے قبول کرلیا جائے۔

2۔ Value of Good = Price of Good X Quantity of Good

(شے کی مقدار X شے کی قیمت) = (شے کی قدر)

14.4

1۔ کرنسی نوٹ زر کی ہی ایک قسم ہے۔